مومنین کی صفات پر مشتمل ایک عظیم رسالہ پہلی مرتبہ اردو ترجمہ کے ساتھ

صِفَةُ المُؤمن والمُؤمنة

مومنین کی صفات

تصنیف

ابوالفیض ثوبان بن ابراہیم اخمیمی (المعروف) ذوالنون مصری

المتوفی سنۃ 245 ہجری

تحقیق

رمزی سعد الدین دمشقیہ

ترجمہ

علامہ محمد ریاض احمد سعیدی

سابق مفتی جامعہ قادریہ رضویہ۔ فیصل آباد

اہل السنہ پبلی کیشنز دینہ ضلع جہلم

مؤمنین کی صفات پر مشتمل ایک عظیم رسالہ پہلی مرتبہ اردو ترجمہ کے ساتھ

مؤمنین کی صفات

تصنیف

ابوالفیض ثوبان بن ابراہیم اخمیمی (المعروف) ذوالنون مصری

المتوفی سنہ 245 ہجری

تحقیق

رمزی سعدالدین دمشقیہ

ترجمہ

محمد ریاض احمد سعیدی

سابق مفتی جامعہ قادری رضویہ۔۔۔۔فیصل آباد

اہل السنۃ پبلی کیشنز دینہ، جہلم

کتاب	صفة المؤمن والمؤمنة
اردو نام	مؤمنین کی صفات
تصنیف	ابوالفیض ذوالنون مصری رحمہ اللہ تعالی
تحقیق	رمزی سعدالدین دمشقیہ
ترجمہ	محمد ریاض احمد سعیدی
ناشر	اہل السنۃ پبلی کیشنز دینہ، جہلم
تعاون خصوصی	الحاج محمد شمشیر صاحب مدظلہ (برنلے، برطانیہ)
سن اشاعت	مئی 2016
صفحات	40
ھدیہ	

ملنے کے پتہ

مکتبہ اہل السنۃ پبلی کیشنز گلی شاندار بیکرز منگلا روڈ، دینہ ضلع جہلم

0544-630177,0321-7641096,0333-5833360

Email:ahlusunnapublication@gmail.com

المقدمة

بِسۡمِ اللّٰهِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِيۡمِ

سب تعریفیں اللہ ہی کے لیے ہیں جو فضل وانعام والا ہے، اور دُرود وسلام ہو اُس ذات پر جو مخلوق کے لیے رحمت بنا کر مبعوث فرمائے گئے، (دُرود وسلام ہو) آپ کی نیک بزرگ آل پر، آپ کے صحابہ کرام ﷺ پر جو ہدایت کے نشان ہیں اور اُس پر جس نے اہل ایمان واسلام میں سے اُن صحابہ کرام ﷺ کی اتباع کی۔

اما بعد!

راتیں اور دن، باری باری آجا رہے ہیں اور ہم لوٹتے ہیں تا کہ اپنے اُن عظیم المرتبہ محبوب بھائیوں کے ساتھ بیت اللہ الحرام کے صحن میں جمع ہوں جو جزیرہ، مغرب اور شام کے باشندے ہیں۔ ہم بھائی چارے، محبت اور موافقت کے ماحول میں علمی گفتگو کرتے ہیں اور افہام کو تیز کرتے ہیں۔

پس اس اکرام پر اللہ تعالیٰ کا شکر ہے، ہم اللہ عزوجل سے سوال کرتے ہیں کہ وہ آنے والے سالوں میں اسی طرح ہم پر احسان فرمائے، ہمارے لیے نیکیاں پوری فرمائے اور ہمیں سلامتی کے ساتھ جنت میں داخل فرمائے۔

ہمارے ہاتھوں میں ایک لطیف، مختصر، بلیغ اور شاندار رسالہ ہے جو اپنے زمانے کے ائمہ واعظین میں سے ایک امام کا ہے۔ اُن سے میری مراد عالم زاہد ثوبان بن ابراہیم الاخمیمی

(المتوفی 245 ہجری) المعروف ذوالنون مصری ہیں ۔ یہ رسالہ صِفَةُ الْمُؤْمِنِ وَالْمُؤْمِنَةِ کے عنوان سے ہے۔

یہ تھوڑے کلمات اور مختصر تعبیریں ہیں لیکن صفات میں اُن کثیر معانی کو محیط ہیں جن سے آراستہ ہونا، ان کے معانی کے ساتھ متخلق ہونا اور ان کے مقاصد سے مزین ہونا ایک مؤمن پر لازم ہے۔ یہ صفات اپنے اجمال کے ساتھ زیادہ تر اللہ کریم کی کتاب (قرآن) اور سنت نبویہ مطہرہ کے چشمے سے تیار کی گئی ہیں۔ مؤلف نے انہیں مسجع عبارات اور متقابلہ معانی کے ساتھ ڈھالا ہے جو پڑھنے والے کو خوش اور سننے والے کو مانوس کرتی ہیں۔

یہ رسالہ، دار الکتب الظاہریہ دمشق کے مخطوطات سے ہے۔ (مکتبۃ الاسد) مجموع رقم 3824، رسالہ نمبر 12، عدد اوراق 3 (147-149)، اور یہ ذوالنون مصری سے ابو دجانہ احمد بن ابراہیم کی روایت ہے۔

اس کا ناسخ: عبدالرحمن بن یونس بن ابراہیم الانصاری التونسی ہے۔ انہوں نے اسے معتاد خط میں اعراب کے ساتھ لکھا۔ اس پر لکھا ہے، وقف الحافظ نور الدین ابی الحسن علی بن مسعود بن نفیس الموصلی۔ (1)

(1) شیخ امام محدث مفید الجماعۃ ابوالحسن علی بن مسعود بن نفیس الموصلی ثم الحلبی ثم الدمشقی الحنبلی، سنہ 634 ہجری میں پیدا ہوئے۔ مصر اور شام میں اپنے دور کے شیوخ سے سماعت کی اور حدیث پر بھرپور توجہ کی۔ دیندار، کریم اور متصوف تھے۔ اتنا پڑھا جسے کثیر نہیں کہا جا سکتا۔ کثیر اُصول کی تحصیل کی، بھوکے رہتے تھے تاکہ اجزاء کتب خرید سکیں۔ واقعہ تاتار میں اُن اجزاء کا کثیر حصہ گم ہو گیا اور باقی وقف کر دیا۔ پڑھتے رہے اور اپنی آخری عمر تک فائدہ پہنچاتے رہے۔ صفر سنہ 704 ہجری میں مارستان صغیر دمشق میں وفات پائی، اور سفح قاسیون میں دفن ہوئے۔ 70 سال کی عمر پائی۔

تذکرۃ الحفاظ ص: 1500، الدرر الکامنۃ 129/3، شذرات الذہب 10/6

اور صفحہ العنوان پر لکھا ہوا ہے: الحمد للہ وحدہ طَالَعَه جَمِيْعَة احمدُ بن حسن بن عبد الہادی (1) عَفَا اللهُ عَنْهُمْ بِمَنِّهٖ وَ كَرَمِهٖ۔

حافظ ابن عساکر نے تاریخ دمشق (419/17) میں سیدنا ذو النون مصری رحمہ اللہ تعالیٰ کے حالات میں اس رسالے کا فقط نصف اول یعنی صِفَةُ الْمُؤْمِن وارد کیا ہے۔ اگرچہ مشہور نص میں کثیر سقط اور تحریفات ہیں مگر مجھے بعض کلمات اور عبارات کے درست کرنے میں اس نے فائدہ دیا تا کہ جمع اور عمدگی میں مؤلف کے طریقے کے مناسب ہو جائے۔ میں نے تعلیقات میں ان بعض فروق کی طرف اشارہ کیا ہے۔

چونکہ اس رسالے کی عبارات، کثیر معانی کا اختصار کرتی ہیں تو ان عبارات کا ضبط پھر بعض الفاظ سے مراد کی تفسیر، ایک اہم چیز ہے۔ خاص طور پر معنی مجازی یا اشاری میں ان کا استعمال۔ باوجود اس کے کہ اکثر کلمات کا ضبط کیا گیا ہے (اعراب لگائے گئے ہیں) مگر ضبط کا اکثر حصہ لغت میں معتمد صحیح کے مخالف ہے۔ اس لئے جہاں تک ممکن ہوا میں نے ان الفاظ اور کلمات کے اشتقاق، تصریف اور ابواب کے ضبط کے لیے، معاجم لغت کی طرف رجوع کیا۔ اور حرکات (زبر، زیر، پیش) کے ساتھ تصحیح پر اکتفاء کیا۔ مگر جو لفظ مشکل تھا یا زبانوں پر متداول ہونے کے سبب التباس اور شبے میں ڈالتا تھا تو اس اَمر کو میں نے واضح کرنے کے لیے کلمات کا حروف کے ساتھ ضبط کیا۔

(1) احمد بن حسن بن احمد بن عبد الہادی القرشی العمری المقدسی ثم الدمشقی الصالحی الحنبلی۔ ابن عبد الہادی کے لقب سے معروف ہیں۔ 767 ہجری میں پیدا ہوئے۔ صالح، دیندار، کریم، قناعت پسند متصوف تھے۔ صلاح، علم اور روایت والے تھے۔ شیوخ سے سماعت کی، سنایا اور فائدہ پہنچایا۔ رجب سنہ 856 ہجری میں وفات پائی۔ جامع حنابلہ مظفری دمشق میں آپ کی نماز جنازہ پڑھی گئی اور موفق ابن قدامہ کے پڑوس میں روضہ سفح قاسیون میں دفن کیے گئے۔ الضوء اللامع 273/1

مؤلف کے حالات

آپ کا نام ثوبان بن ابراہیم الاخمیمی (1)، کنیت ابوالفیض ہے۔ ذوالنون مصری رحمہ اللہ تعالیٰ کے لقب سے معروف ہیں۔ خلیفہ منصور کے آخری ایام میں سنہ 158 ہجری میں پیدا ہوئے۔

حدیث اور علم، چوٹی کے علما سے روایت کیا، اُن میں کچھ بزرگ علما یہ ہیں:

مالک بن انس امام دار الہجرہ، لیث بن سعد شیخ الدیار المصریہ، القاضی ابن لہیعہ، امام زاہد فضیل بن عیاض، فقیہ، علم وفضل میں فائق سفیان بن عیینہ وغیرہم ﷭۔

ابن یونس نے اپنی تاریخ میں فرمایا: آپ عالم، فصیح، حکیم تھے۔

ابونعیم الاصبہانی نے حلیۃ الاولیاء میں فرمایا:

آپ ایک روشن علامت، پسندیدہ، دور اندیش، حقائق بیان کرنیوالے، راستوں کو عبور کرنے والے ہیں، آپ کے ملفوظات، مضبوط عبارات اور دقیق اشاروں سے پُر ہیں۔

ابن خلکان نے (وفیات الاعیان) میں کہا: آپ اپنے وقت کے علم، ورع، حال اور ادب میں یکتا تھے۔ آپ کا شمار اُن لوگوں میں ہوتا ہے جنہوں نے مؤطا، امام مالک رحمہ اللہ تعالیٰ سے روایت کی۔

ذہبی نے (سیر اعلام النبلاء) میں کہا: ذوالنون مصری، زاہد اور دیار مصریہ کے شیخ تھے۔

---

(1) اخمیم کی طرف نسبت ہے، جو مصر کے قرب وجوار میں ایک گاؤں ہے۔

اور (العبر فی خبر من عبر) میں کہا: ذوالنون مصری زاہد، اور مشائخ میں سے ایک تھے، آپ کے مواعظ نفع بخش اور کلام بلند رتبہ ہے۔

آپ کی اصل اخمیم سے ہے جو بلاد نوبہ کا ایک علاقہ ہے۔ آپ مصر تشریف لائے پھر آپ کو بغداد لے جایا گیا جہاں آپ نے ایک مدت تک قیام فرمایا پھر مصر لوٹے۔ سیاحت کے لئے شام آئے اور جبل لبنان کی سیر کی اور دمشق میں داخل ہوئے۔

خلیفہ متوکل کے ہاں آپ کی شکایت اور چغلی کی گئی۔ اُس نے مصر سے آپ کو بلوانے کا حکم دیا۔ جب آپ متوکل کے پاس تشریف لے گئے اور اُسے وعظ و نصیحت فرمائی تو وہ رونے لگا اور آپ کو بڑی عزت و تکریم کے ساتھ واپس بھیج دیا۔ پھر متوکل کے پاس جب بھی اہل ورع وتقوی کا ذکر ہوتا تو وہ کہتا: جب اہل ورع کا ذکر ہو تو سب سے پہلے ذکر کرنے کے مستحق ذوالنون رحمہ اللہ تعالیٰ ہیں۔

خطیب نے (تاریخ بغداد) میں دارقطنی سے اُن کا یہ قول روایت کیا:

آپ نے امام مالک رحمہ اللہ تعالیٰ سے کچھ ایسی احادیث روایت کی ہیں جن کی اسانید میں نظر ہے۔

پھر دارقطنی سے بھی نقل کیا گیا ہے کہ آپ سے حضرت ذوالنون رحمہ اللہ کے متعلق پوچھا گیا تو فرمایا: جب اُن کی طرف سند صحیح ہو تو اُن کی احادیث مستقیم ہیں اور وہ ثقہ ہیں۔

سُلَمی نے فرمایا: ذوالنون وہ پہلے شخص ہیں جنہوں نے اپنے شہر میں ترتیب احوال اور مقامات اولیاء کے بارے میں کلام کیا۔ عبداللہ بن عبدالحکم نے اُن کا انکار کیا اور علمائے مصر نے انہیں چھوڑ دیا۔ اور یہ مشہور ہو گیا کہ آپ نے ایک ایسا علم ایجاد کیا ہے جس میں سلف نے کلام نہیں کیا۔

محمد بن الفرخی سے روایت ہے کہ میں ذوالنون کے ساتھ ایک چھوٹی کشتی میں سوار تھا۔ ہمارے پاس سے ایک اور کشتی گزری۔ حضرت ذوالنون رحمہ اللہ تعالیٰ کو بتایا گیا: یہ لوگ سلطان کے پاس جارہے ہیں یہ آپ کے خلاف کفر کی گواہی دیں گے۔

آپ نے فرمایا: اَللّٰھُمَّ اِنْ کَانُوْا کَاذِبِیْنَ فَغَرِّقْھُمْ۔
اے اللہ! اگر یہ جھوٹے ہیں تو انہیں غرق فرمادے۔ پس کشتی اُلٹ گئی اور وہ غرق ہوگئے۔

میں نے اُن سے عرض کی: ملاح کا کیا بنے گا یعنی اُس کا کیا گناہ؟ فرمایا: اُس نے انہیں کیوں بٹھایا حالانکہ وہ اُن کا ارادہ جانتا تھا۔ اُن کا غرق ہونے کی حالت میں اللہ تعالیٰ کے حضور کھڑے ہونا بہتر ہے، اس سے کہ وہ جھوٹے گواہ بن کر بارگاہِ الٰہی میں پیش ہوں۔ پھر آپ کانپنے لگے، اور آپ کی حالت متغیر ہوگئی۔

آپ نے فرمایا: اے اللہ! تیری عزت کی قسم، میں اس کے بعد کسی کے خلاف دعا نہ کروں گا۔ پھر امیر مصر نے آپ کو بلایا اور آپ کے اعتقاد کے متعلق پوچھا۔ آپ نے گفتگو کی تو وہ آپ کے معاملے سے راضی اور مطمئن ہوگیا۔

آپ کا کلام اور پُر حکمت باتیں:

حضرت ذوالنون رحمہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا:

اَلْاُنْسُ بِاللّٰہِ نُوْرٌ سَاطِعٌ، وَالْاُنْسُ بِالنَّاسِ غَمٌّ وَاقِعٌ۔
اللہ تعالیٰ کے ساتھ اُنس ومحبت ایک چمکدار (تابندہ) نور ہے اور لوگوں کے ساتھ اُنس ومحبت نرا غم ہے۔

عرض کیا گیا: اَلْاُنْسُ بِاللّٰہِ کیا ہے؟

فرمایا: علم اور قرآن۔(1)

آپ نے ارشاد فرمایا: معرفت تین چیزوں کے ذریعے حاصل ہوتی ہے:

(1) اُمور میں نظر کرنے سے کہ اللہ تعالیٰ اُن کا نظام کس حسن تدبیر سے چلا رہا ہے

(2) مقادیر میں نظر کرنے سے کہ اللہ تعالیٰ نے کیسے اُنہیں مقدر فرمایا،

(3) خلائق میں نظر کرنے سے کہ اللہ تعالیٰ نے انہیں کیسے پیدا فرمایا۔(2)

آپ رحمہ اللہ تعالیٰ سے محبت کے متعلق پوچھا گیا، تو آپ نے ارشاد فرمایا:

اُس سے محبت کرو جس سے اللہ تعالیٰ محبت فرماتا ہے، جس چیز کو اللہ تعالیٰ ناپسند کرے اُسے تم ناپسند کرو، نیکی کا ہر کام کرو اور ہر اُس چیز کو چھوڑ دو جو تجھے اللہ تعالیٰ سے غافل کرے۔ اور مؤمنوں کے ساتھ نرمی کرنے، اور کافروں پر سختی کرنے کے ساتھ ساتھ تم اللہ تعالیٰ کے بارے میں کسی ملامت کرنے والے کی ملامت کا خوف دل میں نہ رکھو، اور دین کے معاملات میں رسول اللہ ﷺ کی اتباع کرو۔(3)

عقلوں سے دلوں کے ثمرات (پھل) چنے جاتے ہیں، حُسن صَوت سے اَبصار کی نگاہوں کو مائل کیا جاتا ہے، اللہ تعالیٰ کی توفیق سے مراتب پائے جاتے ہیں، صالحین کی صحبت سے زندگی پاکیزہ ہوتی ہے اور بھلائی، صالح ہم نشیں سے ہوتی ہے۔ اگر تم بھول جاؤ گے تو وہ تمہیں یاد دِلا دے گا اور اگر تمہیں یاد ہو تو وہ تیری مدد کرے گا۔ (4)

فرمایا: اس آدمی سے کہہ دو جو اللہ تعالیٰ کے لئے محبت کا دم بھرتا ہو کہ وہ غیر اللہ کے

---

(1) حلیۃ الاولیاء 377/9

(2) حلیۃ الاولیاء 339/9

(3) حلیۃ الاولیاء 394/9

(4) حلیۃ الاولیاء 359/9

سامنے جھکنے سے بچے۔اور اللہ تعالیٰ سے محبت کرنے والے کی علامت یہ ہے کہ وہ غیر اللہ کے سامنے اپنی حاجت ظاہر نہ کرے۔ (1)

فرمایا: اس شخص کیلئے خوشخبری ہے جس نے ورع کو اپنے دل کا شعار بنالیا اور دل کی بصیرت میں لالچ کو داخل نہ کیا اور وہ جو کچھ بھی کرتا ہو اس پر اپنے نفس کا محاسبہ کرتا ہو۔ (2)

فرمایا: دنیا اللہ تعالیٰ کے ذکر سے ہی اچھی ہوسکتی ہے، آخرت صرف اللہ تعالیٰ کے عفوودرگزر سے ہی اچھی ہوسکتی ہے اور جنتیں بھی صرف دیدار الٰہی سے اچھی ہوں گی۔ (3)

فرمایا: اس آدمی کے پاس بیٹھو جس کی صفات تم سے کلام کریں اور اُس آدمی کے پاس مت بیٹھو جس کی زبان تم سے کلام کررہی ہو۔ (4)

آپ یہ دعا کیا کرتے تھے:

اِلٰهِیْ! اَلشَّیْطَانُ لَكَ عَدُوٌّ وَ لَنَا عَدُوٌّ . وَلَنْ تَغِیْظَهٗ بِشَیْءٍ اَنْكَا لَهٗ مِنْ عَفْوِكَ عَنَّا. فَاعْفُ عَنَّا۔

اے اللہ! شیطان تیرا دشمن ہے اور ہمارا بھی دشمن ہے، اسے سب سے زیادہ غصہ تیری عفوودرگزر سے آتا ہے لہذا ہم سے درگزر فرما۔ (5)

حضرت ذوالنون رحمہ اللہ تعالیٰ کے احوال اور کلام، ابونعیم نے حلیۃ الاولیاء (4/10-331/9) میں بھرپور انداز میں بیان کئے ہیں، اور حافظ ابن عساکر نے تاریخ

(1) حلیۃ الاولیاء 373/9

(2) حلیۃ الاولیاء 373/9

(3) حلیۃ الاولیاء 372/9

(4) حلیۃ الاولیاء 369/9

(5) حلیۃ الاولیاء 384/9

دمشق (442-398/17) میں ذکر کئے۔

وفات:

حضرت ذوالنون مصری رحمہ اللہ تعالیٰ نے مقام جیزہ میں وصال فرمایا اور آپ کی نعش مبارک کو مصر کی طرف جلدی لے جایا گیا کیونکہ اس بات کا خوف اور اندیشہ تھا کہ کہیں لوگوں کے ہجوم کے سبب پل ہی نہ ٹوٹ جائے۔ آپ کا وصال سنہ 245 ہجری میں ہوا۔ اس وقت آپ کی عمر مبارک نوے سال تھی۔

اللہ تعالیٰ آپ پر رحم فرمائے اور آپ کی نمناک مٹی کو اچھا بنائے۔ آمین

من مصادر ترجمته:

حلیة الاولیاء. لابی نعیم الاصبهانی 4/10-331/9

تاریخ دمشق. لابن عساکر 442-398/17

تاریخ بغداد. للخطیب البغدادی 397-393/8

وَفَیات الاعیان. لابن خلکان 318-315/1

العبر فی خبر مَن عَبَر. للحافظ الذهبی 350/1

سیر اعلام النبلاء. للذهبی ایضًا 536-532/11

١٣٣

فيه صفة المؤمن والمؤمنة
بخط عبد الرحمن بن يحيى بن يونس بن ابرهيم الانصاري القرشي
غفر الله لمن هذه صفته ولكاتبه ولقارئه ومستمعيه
والناظر فيه ولجميع المسلمين امين رب العالمين

وقف ... الحافظ نور الدين ابي الحسن علي بن مسعود بن نفيس الموصلي

صورة غلاف المخطوط

بسم الله الرحمن الرحيم   صلى الله على سيدنا محمد وآله

قال ابو دجانة احمد بن ابرهيم قرأت على ابي الفيض ذي
النون بن ابرهيم الاخميمي رحمه الله قال صفة المؤمن بشره في
وجهه وحزنه في قلبه اوسع شيئا صدرا واذل شيئا نفسا
زجر عن كل فانية حاض على كل حسن لا حقود ولا حسود ولا
وثاب ولا سباب ولا عياب ولا مغتاب يكره الرفعة
ويشنأ السمعة طويل الغم بعيد الهم كثير الصمت وقور
ذكور صبور شكور مغمور بفكرته مسرور بفقره
سهل الخليقة لين العريكة كثير الحياء متين الوقار قليل
الاذى لا متأفك ولا متهتك ان ضحك لم يخرق وان غضب
لم ينزق ضحكه تبسم واستفهامه تعلم ومراجعته
تفهم كثير علمه عظيم حلمه وثيق عزمه كثير رحمته
لا يبخل ولا يعجل ولا يضجر ولا يبطر ولا يحيف في حكمه
ولا يجور في علمه نيته اصلب من الصخر ومكادحته احلى
من الشهد لا جشع ولا هلع ولا عنف ولا صلف ولا متعمق
ولا متكلف جميل المنازعة كريم المراجعة عدل ان
غضب رفيق ان طلب لا متهور ولا متجبر خالص
الود وثيق العهد وفي الوعد شفيق وصول حليم
حمول قليل الفضول راض عن الله عز وجل مخالف لهواه
لا يغلظ على من يؤذيه ولا يخوض فيما لا يعنيه ان سب
لم يسب وان سأل ومنع لم يغضب لا يشمت بمصيبة

صورة الصفحة الأولى

إليها غفرت وإن آثر عليها صبرت تترضاه في
غضبه وتتوفاه في سخطه وتستوحش لغيبته
وتستأنس لرؤيته قد فهمت عن الله ذكره
وعلمه فقامت فيه بحق فضله فعظم بذلك
فاقتها إليه ولم تجعل لها معولا إلا عليه فهو لها
سمع ولب وهي له بصر وقلب رحمها الله من معنه
تمت والحمد لله وحده وصلوات الله على خير خلقه محمد وآله
كتب عبد الرحمن بن يونس التونسي مصليا ومسلما

صورة الصفحة الأخيرة

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْم

صَلَّى اللّٰهُ عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّآلِهٖ

ابو دجانہ احمد بن ابراہیم نے کہا: میں نے ابوالفیض ذوالنون بن ابراہیم الاخمیمی رحمہ اللہ تعالیٰ سے سنا، انہوں نے فرمایا:

مؤمن کی صفات

بِشْرُهٗ فِيْ وَجْهِهٖ، وَحُزْنُهٗ فِيْ قَلْبِهٖ۔

اُس کی خوشی اُس کے چہرے پر ظاہر ہو اور اُس کا غم وحزن اُس کے دل میں ہو۔

اَوْسَعُ شَيْءٍ (1) صَدْرًا، وَاَذَلُّ شَيْءٍ (1) نَفْسًا۔

بہت کشادہ اور وسیع سینے والا ہو، اور (اپنے اعتقاد میں) ہر شے سے زیادہ ذلیل نفس والا ہو (یعنی اپنے نفس کو سب سے زیادہ ذلیل سمجھنے والا ہو)۔

زَجِرٌ (2) عَنْ كُلِّ آفَةٍ، حَاضِرٌ عَلٰى كُلِّ حَسَنٍ۔

ہر آفت کو روکنے اور دُھتکارنے والا ہو، ہر نیکی اور اچھی بات کے وقت حاضر ہو۔

لَا حَقُوْدٌ، وَلَا حَسُوْدٌ۔ نہ کینے والا ہو، اور نہ حسد والا ہو۔

(1) اصل میں دونوں جگہ شَيْئًا ہے، اور یہ غلط ہے۔

(2) تاریخ ابن عساکر میں ہے: زَاجِرٌ اور دونوں کا ایک ہی معنی ہے۔

وَلَا وَثَّابٌ،(1) وَلَا سَبَّابٌ۔

کسی پر فوراً کود جانے والا نہ ہو، نہ گالی دینے والا ہو۔

وَلَا عَیَّابٌ، وَلَا مُغْتَابٌ۔

نہ عیب جوئی کرنے والا ہو اور نہ غیبت کرنے والا ہو۔

یَکْرَہُ الرِّفْعَةَ،(2) وَیَشْنَأُ السُّمْعَةَ (3)۔

رفعت (بلندی و ناموری) کو ناپسند کرے اور شہرت کو بُرا جانے۔

طَوِیْلُ الْغَمِّ، بَعِیْدُ الْھَمِّ۔

لمبے غم والا ہو، بلند عزم والا ہو۔

کَثِیْرُ الصَّمْتِ، وَقُوْرٌ۔

زیادہ وقت خاموش رہنے والا اور باوقار ہو۔

ذَکُوْرٌ، صَبُوْرٌ، شَکُوْرٌ۔ (4)

اللہ کو بہت یاد کرنے والا، صبر کرنے والا، شکر کرنے والا ہو۔

---

(1) یعنی اپنے غیر پر ظلم نہ کرے اور نہ زیادتی کرے۔

(2) اصل میں ہے: الوقیعة، اور اس کا معنی ہے لوگوں کی غیبت کرنا۔ اور تصحیح ابن عساکر سے ہوئی۔

(3) یَشْنَأُ السُّمْعَةَ: یعنی شہرت کو ناپسند کرے۔

(4) ابونعیم الاصبہانی کی حلیۃ الاولیاء 343/9 میں اُن کی اسناد سے ہے: حضرت ذوالنون مصری رحمہ اللہ سے پوچھا گیا: اے ابوالفیض! اللہ عزوجل کی اپنے بندے پر (اقبال) توجہ کرنے کی کیا علامت ہے؟

فرمایا: جب تم اُسے صابر، شاکر اور ذاکر پاؤ تو (سمجھ لو کہ) یہ اللہ عزوجل کی اپنے بندے پر متوجہ ہونے کی علامتیں ہیں۔

عرض کیا گیا: اللہ تعالیٰ کی بندے سے اعراض کی کیا علامت اور پہچان ہے؟ (باقی آگے)

مَغْمُوْرٌ بِفِكْرِہٖ۔مَسْرُوْرٌ بِفَقْرِہٖ۔

اپنی فکر سے بھرا ہوا، اپنے فقر کے ساتھ خوش اور شاداں ہو۔

سَهْلُ الْخَلِيْقَةِ۔لَيِّنُ الْعَرِيْكَةِ۔ (1)

نرم طبیعت ہو، اچھے اخلاق والا ہو۔

كَثِيْرُ الْحَيَا۔صَيِّنُ الْوَقَارِ۔قَلِيْلُ الْاَذٰی۔ (2)

کثیر شرم وحیاء والا، عزت ووقار کی حفاظت کرنے والا ہو اور تکلیف دینے والا نہ ہو

لَا مُتَاَفِّكٌ (3)۔وَلَا مُتَهَتِّكٌ۔ (4)

جھوٹ بولنے یا گھڑنے والا نہ ہو، اور نہ کسی کا پردہ چاک کرنے والا ہو۔

اِنْ ضَحِكَ لَمْ يَخْرَقْ (5)۔وَاِنْ غَضِبَ لَمْ يَنْزَقْ۔ (6)

اگر ہنسے تو بے وقوف کی طرح نہ ہنسے اور اگر غضبناک ہو تو طیش میں نہ آئے۔

گزشتہ صفحہ کا حاشیہ

فرمایا: جب تم اُسے بھولنے والا، ذکر اللہ سے اعراض کرنے والا دیکھو تو یہ اللہ تعالیٰ کے اعراض کی علامت ونشانی ہے۔ پھر فرمایا: تجھ پر افسوس ہے! اللہ سے اعراض کرنے والے کے لیے اتنی بات بھی کافی ہے کہ وہ جانتا ہو کہ اللہ تعالیٰ اُس پر متوجہ ہے اور یہ اُس کے ذکر سے اعراض کرے۔

(1) اَلْخَلِيْقَة: یعنی طبیعت۔ رَجُلٌ لَيِّنُ الْعَرِيْكَةِ: نرم طبیعت شخص۔

(2) اصل میں ہے: اَلْاَذَاء، اور تصحیح ودرستی ابن عساکر سے ہوئی۔

(3) اصل میں ہے: متانف، اور تصحیح تاریخ دمشق سے ہوئی۔ اور اَلْمُتَاَفِّك: جو جھوٹ گھڑے۔

(4) اَلْمُتَهَتِّك: وہ شخص جو کسی کا پردہ چاک کرنے میں پرواہ نہ کرے۔

(5) یعنی اگر ہنسے تو احمق کی طرح نہ ہنسے اور يَخْرَقْ بمعنی يحمق ہے۔ اس کا باب طَرِبَ ہے۔

(6) یعنی غضب کے وقت یہ اپنی عقل نہ کھو دے۔

ضَحِكُهٗ تَبَسُّمٌ، وَاسْتِفْهَامُهٗ تَعَلُّمٌ (1)، وَمُرَاجَعَتُهٗ تَفَهُّمٌ۔

اُس کی ہنسی مسکراہٹ ہو، اُس کا پوچھنا سیکھنا ہو اور اُس کا بات چیت کرنا سمجھنا ہو۔

كَثِيْرٌ عِلْمُهٗ، عَظِيْمٌ حِلْمُهٗ۔

اُس کا علم کثیر ہو، اُس کا حلم (بُردباری) عظیم ہو۔

وَثِيْقٌ عَزْمُهٗ، كَثِيْرٌ رُحْمُهٗ۔ (2)

اُس کا عزم پختہ ہو، اُس کا رحم کثیر ہو۔

لَا يَبْخَلُ، وَلَا يَعْجَلُ۔

وہ کنجوسی نہ کرے اور نہ جلد بازی کرے۔

وَلَا يَضْجَرُ، وَلَا يَبْطَرُ۔ (3)

نہ تنگ دل ہو، اور نہ بہکے۔

وَلَا يَحِيْفُ فِيْ حُكْمِهٖ (4)، وَلَا يَحُوْرُ (5) فِيْ عِلْمِهٖ۔

نہ اپنے حکم میں کسی پر ظلم وزیادتی کرے اور نہ اپنے علم میں متردد ہو۔

---

(1) اصل میں ہے: بعلمہ، اور تصحیح ابن عساکر سے ہوئی۔

(2) کہا جاتا ہے: مَا أَقْرَبَ رُحْمُ فُلَانٍ، جب وہ رحم اور نیکی والا ہو۔ اسی سے اللہ عزوجل کا قول ہے: وَأَقْرَبَ رُحْمًا۔ (الکہف 81:18) اور بہت رحم دل۔

(3) پس اگر اُس پر اُس کا رزق تنگ ہو تو وہ تنگ دل نہ ہو، اور اگر رزق کی کشادگی ہو تو وہ سرکش نہ ہو۔

(4) یعنی وہ اپنے حکم میں ظلم نہ کرے۔

(5) اصل میں ہے: يَجُوْرُ، جیم کے ساتھ۔ اور یہ علم کے ساتھ مناسبت نہیں رکھتا شاید صحیح وہی ہے جسے ثابت کیا گیا ہے۔ اور حور کا مطلب ہے: رجوع اور تردد، پس مؤمن کا علم ثابت رہتا ہے متغیر نہیں ہوتا۔

نِيَّتُهٗ اَصْلَبُ مِنَ الْحَجَرِ .وَمُنَادَمَتُهٗ (1) اَحْلٰى مِنَ الشَّهْدِ۔

اُس کی نیت پتھر سے زیادہ سخت ہو، اور اُس کی ہم نشینی شہد سے زیادہ شیریں ہو۔

لَا خَشِعٌ (2)، وَلَا هَلِعٌ۔ (3)

نہ حریص ہو، اور نہ بے قرار اور بے صبرا ہو۔

وَلَا عَنِفٌ، وَلَا صَلِفٌ۔ (4)

اور نہ سختی سے پیش آنے والا ہو اور نہ ڈینگیں مارنے والا ہو۔

وَلَا مُتَعَمِّقٌ، وَلَا مُتَكَلِّفٌ۔ (5)

اور نہ گہرائی میں جانے والا (غلو کرنے والا) ہو اور نہ تکلف کرنے والا ہو۔

جَمِيْلُ الْمُنَازَعَةِ، كَرِيْمُ الْمُرَاجَعَةِ۔

خوبصورت طریقے سے اختلاف کرنے والا ہو، بات چیت میں بزرگ ہو۔ (یا)

حق کی طرف مراجعت کرنے میں سخاوت کرنے والا یعنی پہل کرنے والا ہو۔

عَدَلَ اِنْ غَضِبَ، رَفِيْقٌ اِنْ طَلَبَ۔

اگر غضب ناک ہو تو عدل وانصاف کرنیوالا ہو، اگر طلب کرے تو نرمی سے کام لے

لَا مُتَهَوِّرٌ، وَلَا مُتَجَبِّرٌ۔

نہ بے پرواہی سے کام لے، اور نہ تکبر و سرکشی کرے۔

---

(1) اصل میں ہے: مُكَادَحَتُهٗ، اور تصحیح و درستی تاریخ دمشق سے ہوئی۔

(2) تاریخ دمشق میں ہے: جَشِعٌ۔

(3) یعنی نہ ذلت کی حد تک عاجز ہو اور نہ سخت گھبرانے والا بے قرار ہو۔

(4) اَلصَّلَفُ: تکبر کے ساتھ مقدار پر زیادتی۔

(5) اَلتَّعَمُّقُ فِي الْكَلَامِ: کلام اور گفتگو میں غلو کرنا، اور اَلْمُتَكَلِّفُ، فضول چیز کے درپے ہونا (پیچھے پڑنا)

خَلِيْصُ الْوُدِّ، وَثِيْقُ الْعَهْدِ(1)، وَفِيُّ الْوَعْدِ۔

خالص محبت والا، پختہ عہد والا، اور وعدہ پورا کرنے والا ہو۔

شَفِيْقٌ، وَصُوْلٌ، حَلِيْمٌ۔

شفقت کرنے والا، میل جول رکھنے والا (صلہ رحمی کرنے والا) اور حلیم الطبع ہو۔

حَمُوْلٌ(2)، قَلِيْلُ الْفُضُوْلِ

صابر بردبار ہو، فضول گوئی نہ کرنے والا ہو۔

رَاضٍ عَنِ اللهِ عَزَّ وَجَلَّ۔ مُخَالِفٌ لِهَوَاهُ۔

اللہ عزوجل سے راضی ہو، اپنی خواہش کی مخالفت کرنے والا ہو۔

لَا يَغْلِظُ عَلٰى مَنْ يُّؤْذِيْهِ، وَلَا يَخُوْضُ فِيْمَا لَا يَعْنِيْهِ۔

جو اِسے تکلیف پہنچائے اُس پر سختی نہ کرے اور فضول کام میں نہ گھسے۔

اِنْ سُبَّ بَدِيْعًا لَمْ يَسُبَّ(3)، وَاِنْ سَاَلَ وَمُنِعَ لَمْ يَغْضَبْ۔

اگر اسے گالی دی جائے اس حال میں کہ یہ اپنے ہم عمر لوگوں سے فائق ہو (تاکہ اسے ذلیل کیا جائے) تو بھی (جواب میں) گالی نہ دے، اور اگر یہ سوال کرے اور اسے روک دیا جائے تو غضب ناک نہ ہو۔

لَا يَشْمَتُ بِمُصِيْبَةٍ، وَلَا يَذْكُرُ اَحَدًا بِغِيْبَةٍ۔

کسی کی مصیبت پر خوش نہ ہو، اور نہ غیبت کے ساتھ کسی کا ذکر کرے۔

---

(1) یعنی اپنی محبت میں مخلص ہو، اپنے اُمور اور اُن معاملات میں مضبوط ہو جس کا وہ مکلف ہے۔

(2) حَمُوْلٌ، حلم والا، بردبار۔

(3) یعنی گالی دینے سے طبعاً دور ہو، پس اگر کوئی شخص اسے گالی دے کر ذلیل کرے تو یہ جواب نہ دے۔

كَثِيْرُ الْفَضْلِ، رَحِيْبٌ۔ (1)

کثیر فضل والا ہو، کشادہ سینے والا ہو۔ (یعنی وسعت قلبی کا مظاہرہ کرنے والا ہو)

سَهْلٌ، لَيِّنُ الْجَنَاحِ۔

نرمی کرنے والا ہو، (لوگوں سے) نرم برتاؤ کرنے والا ہو۔

صَدُوْقُ اللِّسَانِ، عَفِيْفُ الطَّمَعِ۔

زبان کا سچا ہو، طمع اور لالچ سے پاک دامن ہو۔

خَفِيْفُ الْمَؤُوْنَةِ، كَثِيْرُ الْمَعُوْنَةِ۔

تکلیف نہ دینے والا ہو، زیادہ مدد کرنے والا ہو۔

وَرِعٌ عَنِ الْمُحَرَّمَاتِ، وَقَّافٌ عَنِ الشُّبُهَاتِ۔

حرام کی گئی چیزوں سے پرہیز کرنے والا ہو، اور شبہات سے رُکنے والا ہو۔

عَظِيْمُ الشُّكْرِ عَلَى الْبَلَاءِ، طَوِيْلُ الصَّبْرِ عَلَى الْأَذٰى۔

آزمائش اور مصیبت پر بہت شکر کرنے والا ہو، تکلیف پر لمبا صبر کرنے والا ہو۔

غَزِيْرٌ خَيْرُهٗ، قَلِيْلٌ شَرُّهٗ۔

اُس کی بھلائی بہت زیادہ ہو، اُس کا شر بہت کم (یعنی نہ) ہو۔

اِنْ سُئِلَ اَعْطٰى، وَاِنْ ظُلِمَ عَفَا۔

اگر اُس سے مانگا جائے تو عطا کرے اور اگر اُس پر ظلم کیا جائے تو معاف کردے۔

وَاِنْ مُنِعَ بَذَلَ، وَاِنْ قُطِعَ وَصَلَ۔

اگر روکا جائے تو خرچ کرے اور اگر قطع تعلقی کی جائے تو صلہ رحمی کرے۔

---

(1) رَحِيْبٌ: یعنی سینے، اخلاق اور ہاتھ کا کشادہ ہو۔

مُمْتَحِنٌ لِقَلْبِهٖ، مُسْتَأْثِرٌ لِرَبِّهٖ۔ (1)

اپنے دل کا امتحان لینے والا ہو، اپنے رب کے ساتھ خالص ہو۔

اَدْمَثُ مِنَ الزُّبْدِ، وَاَحْلٰی مِنَ الشَّهْدِ، وَاَصْلَبُ مِنَ الصَّلْدِ۔ (2)

مکھن سے زیادہ نرم خو ہو، شہد سے زیادہ شیریں ہو، اور پتھر سے زیادہ سخت ہو۔

يَأْنَسُ مِنَ الْبَلَاءِ بِمَا يَسْتَوْحِشُ مِنْهُ اَهْلُ الدُّنْيَا۔ (3)

اُس آزمائش سے مانوس ہو جس سے دنیا والے وحشت محسوس کرتے ہیں۔

اَمَّارٌ بِالْحَقِّ، نَهَّاءٌ بِالصِّدْقِ۔

حق کا بہت حکم دینے والا ہو، سچ کے ساتھ (برائی سے) بہت روکنے والا ہو۔

غَضَّابٌ لِلّٰهِ، مُسْرِعٌ فِيْ رِضَاهُ۔

اللہ تعالیٰ کے لیے غضب ناک ہو، اُس کی خوشنودی میں جلدی کرنے والا ہو۔

---

(1) اصل میں ہے: مُسْتَهْتَرٌ بِرَبِّهٖ، یعنی اُس کے ساتھ بہت محبت کرنے والا ہو۔ اور درستی ابن عساکر سے ہوئی۔ اور مُسْتَأْثِرٌ لِرَبِّهٖ کا معنی ہے: وہ اللہ کے لیے خالص ہو۔

(2) اَلصَّلْدُ: چکنا سخت پتھر، پس مؤمن بندہ طبیعت اور اخلاق کا نرم، لیکن اللہ کے دین میں مضبوط ہو۔

(3) حلیۃ الاولیاء (336/9) میں اسناد کے ساتھ ہے: سیدنا ذوالنون رحمہ اللہ نے فرمایا:

میرے بھائیوں میں سے ایک آدمی غم میں مبتلا ہو گیا، اس نے مجھے خط لکھا کہ آپ میرے لیے اللہ تعالیٰ سے دعا کریں (تاکہ میرا غم اور پریشانی دور ہو جائے) میں نے اُسے لکھا: (اے میرے بھائی!) تو نے مجھ سے سوال کیا ہے کہ میں اللہ تعالیٰ سے تیرے لیے دعا کروں کہ وہ تجھ سے نعمتوں کو زائل کر دے۔ تو جان لے اے بھائی! کہ غم ایک طرح کی نعمت ہے۔ اہل صفا اور اہل ہمت اس رنج سے مانوس ہوتے ہیں۔ زندگی میں روشنی اور شفاء کے لئے تیر اندازی کر ہے۔ جو شخص رنج کو نعمت نہ شمار کرے وہ حکیم نہیں ہو سکتا اور جو شخص اپنے نفس پر مہربانی سے بے خوف ہو، وہ اپنے معاملے پر اہل تہمت سے بے خوف ہوتا ہے۔ میرے بھائی! تیرے پاس شرم وحیاء ہونی چاہیے جو تجھے شکوہ وشکایت کرنے سے روکے۔ والسلام

قَادِحٌ لِعِلْمِهٖ، مُزَوِّلٌ (1) لِاَمَلِهٖ، مُنَزِّلٌ لِاَجَلِهٖ۔

اپنے علم کے لیے (جرح وقدح کرنے والا یعنی) نقاد ہو، اپنی اُمید کو ہٹانے والا ہو اپنی موت کی تیاری کرنے والا ہو۔

قَدْ عَلِمَ هَوَانَ صِغَرِهٖ، وَعَرَفَ قَدْرَ نَفْسِهٖ۔

اپنے بچپن کے حقیر ہونے کو جانتا ہو، اور اپنے نفس کی قدر ومنزلت پہچانتا ہو۔

فَشَنَاَ كِبْرَهَا (2)، وَمَقَتَ عِزَّهَا۔

نفس کے تکبر کو برا جانے، اور اُس کے غلبے کو ناپسند کرے۔

وَاَلْزَمَهَا كُلَّ ذِلَّةٍ، وَبَوَّاَهَا كُلَّ مِهْنَةٍ۔

اور ہر ذلت کے لیے اسے الزام دے، اور ہر خدمت کے لیئے اسے تیار کرے۔

نَاصِرٌ لِلدِّيْنِ، مُحَامٍ عَنِ الْمُسْلِمِيْنَ (3)، كَهْفٌ لِلْمَسَاكِيْنَ۔ (4)

دین کا مددگار ہو، مسلمانوں کی حمایت کرنے والا ہو، مسکینوں کے لیے جائے پناہ ہو

لَا يَخْرِقُ الثَّنَاءُ سَمْعَهٗ، وَلَا يَنْكَاُ الطَّمَعُ قَلْبَهٗ۔ (5)

تعریف، اُس کے کان نہ پھاڑے، اور نہ لالچ اُس کا دل چھیلے۔

---

(1) مخطوط کے حاشیہ میں ہے: ایک نسخہ میں ہے (مزو)۔

(2) یعنی نفس کی عظمت اور بڑے پن سے بغض رکھے۔

(3) ابن عساکر میں ہے: اَلْمُؤْمِنِيْنَ۔

(4) یعنی اُن کا ملجا ہو، اور ابن عساکر میں ہے: لِلْمُسْلِمِيْنَ۔

(5) یعنی تعریف اُس کے کان پھاڑ کر اُسے سرکش نہ بنا دے، اور نہ طمع ولالچ اُس کے دل میں داخل ہو کر اُسے اندھا بنا دے۔ اور يَخْرِقُ، يَشُقُّ کے معنی میں ہے اور اس کا باب ضَرَبَ ہے۔

وَلَا يَقْرَبُ الْغَضَبُ حِلْمَهٗ. وَلَا يَظْلَعُ (1) الْجَهْلُ عِلْمَهٗ. وَلَا تُقِلُّ الْمُلِمَّاتُ عَزْمَهٗ.

غضب اُس کے حلم کے نزدیک نہ آنے پائے، اور جہالت اُس کے علم کو طعنہ نہ دے (عیب نہ لگائے) اور نہ حادثے اور مصائب اُس کے پختہ ارادے کو کم کریں۔

قَوَّالٌ، (عَمَّالٌ). (2)

خوب بولنے اور سکھانے والا ہو۔ (خوب عمل کرنے والا ہو)

عَالِمٌ. حَازِمٌ.

عالم ہو، دانا ہو۔

لَا بِفَحَّاشٍ. وَلَا بِطَيَّاشٍ. (3)

بہت بُرا اور قبیح نہ ہو، اور نہ کم عقل ہو۔

هَوُوْلٌ فِيْ غَيْرِ عُنْفٍ (4). بَذُوْلٌ فِيْ غَيْرِ سَرَفٍ.

بغیر ایذاء اور تکلیف دیئے ڈرانے والا ہو، فضول خرچی کئے بغیر خرچ کرنے والا ہو

كَثِيْرٌ عِلْمُهٗ. قَلِيْلٌ جَهْلُهٗ.

اُس کا علم کثیر ہو اور اُس کی جہالت تھوڑی (یعنی نہ) ہو۔

---

(1) اصل میں ہے: يطلع، طاء مہملہ کے ساتھ۔ اور صحیح تھا: يَظْلَعُ، ظاء معجمہ کے ساتھ، بمعنی غَمَزَ۔

(2) تاریخ دمشق سے زیادہ ہے۔

(3) الفحش: گناہوں اور خطاؤں سے جس کا قبح سخت ہو جائے۔ اَلطَّيْش: عقل کی کمی۔

(4) یعنی ایذاء دیئے بغیر ڈرائے۔

لَا يَقْتَفِيْ أَثَرًا (1)، وَلَا يَحْتَقِرُ بَشَرًا.

کسی نشان (برائی) کی جستجو اور پیچھا نہ کرے، اور نہ کسی انسان کو حقیر جانے۔

رَفِيْقٌ بِالْخَلْقِ، سَرَّاحٌ فِي الْأَرْضِ.

مخلوق کے ساتھ نرم ہو، زمین میں خوب آسانی کرنے والا ہو۔

عَوْنٌ لِلضَّعِيْفِ، وَغَوْثٌ لِلْمَلْهُوْفِ. (2)

کمزور کے لیے مددگار رہو، اور غمگین ومظلوم کے لیے مددگار رہو۔

لَا يَهْتِكُ سِتْرًا، وَلَا يَكْشِفُ سِرًّا.

نہ پردہ چاک کرے اور نہ راز فاش کرے۔

كَثِيْرُ الْبَلْوٰى، قَلِيْلُ الشَّكْوٰى.

زیادہ آزمائش والا ہو، شکوہ نہ کرنے والا ہو۔

إِنْ رَأَى خَيْرًا ذَكَرَهٗ، وَإِنْ عَلِمَ شَرًّا سَتَرَهٗ.

اگر اچھی چیز دیکھے تو اُس کا ذکر کرے اور اگر برائی کا علم ہو تو اُسے چھپائے۔

يَسْتُرُ الْعَيْبَ، (وَيَحْفَظُ الْغَيْبَ). (3)

عیب کو چھپائے، (اور غیب کی حفاظت کرے)۔

وَيُقِيْلُ الْعَثْرَةَ، وَيَغْفِرُ الزَّلَّةَ.

اور غلطی سے درگزر کرے، اور لغزش کو معاف کرے۔

---

(1) یعنی: لوگوں کی لغزشوں اور اُن کے عیوب کی تلاش اور جستجو نہ کرے۔

(2) یعنی: مظلوم کی مدد کرے۔

(3) تاریخ دمشق سے زیادہ ہے۔

لَا يَطَّلِعُ عَلٰى نُصْحٍ فَيَذَرَهٗ. وَلَا يَرٰى جُنْحَ حُمْقٍ فَيَصِلَهٗ۔ (1)

ایسا نہیں ہوتا کہ کسی نصیحت پر مطلع ہو پھر اُسے چھوڑ دے، اور نہ ہی ایسا ہوتا ہے کہ کسی حماقت اور بے وقوفی کی طرف اپنا میلان دیکھے پھر اُس تک پہنچ جائے۔

اَمِیْنٌ. (رَصِیْنٌ)۔ (2)

امانت دار ہو، (سنجیدہ اور ثابت قدم ہو)۔

(نَقِیٌّ) (3). تَقِیٌّ۔

صاف ستھرا ہو، پرہیزگار ہو۔

زَکِیٌّ (4). رَضِیٌّ۔

(ذہین) صالح ہو، پسندیدہ ہو۔

طَوِیْلُ الصَّمْتِ فِیْ غَیْرِ عِیٍّ۔ (5)

عاجز نہ ہونے کی حالت میں لمبی خاموشی والا ہو۔

یَقْبَلُ الْعُذْرَ. وَیَجْمِلُ (6) الذِّکْرَ۔

معذرت قبول کرے، اور (بھلائی کرنے والے کا) ذکر بلند کرے۔

(1) معنی یہ ہے کہ اگر وہ اپنے فعل میں حماقت کی طرف میلان محسوس کرے تو اُس سے پھر جائے۔

اور تاریخ دمشق میں ہے: جُنْحَ حَیْفٍ بمعنی ظلم کی طرف میلان۔

(2) تاریخ دمشق میں ابن عساکر سے زیادہ ہے۔

(3) تاریخ دمشق میں ابن عساکر سے زیادہ ہے۔

(4) زکی: یعنی صالح اور نیک۔

(5) یعنی: اُس کی خاموشی، بیان میں عجز کی صورت میں نہ ہو، بلکہ وقار اور کم دیکھنے کے سبب ہو۔

(6) اصل میں ہے: یجمل، جیم کے ساتھ۔ اور درستی تاریخ دمشق سے ہوئی۔

اور معنی ہے: جو اس کے ساتھ احسان کرے یہ اُس کا ذکر بلند کرے اور اس کا اظہار کرے۔

وَيُحَسِّنُ بِالنَّاسِ ظَنَّهُ (1)، وَيَتَّهِمُ عَلَى الْعَيْبِ نَفْسَهُ۔
لوگوں کے متعلق اپنا گمان اچھا رکھے، اور عیب پر اپنے ہی نفس کو متہم ٹھہرائے۔

يُحِبُّ فِي اللهِ بِفِقْهٍ وَعِلْمٍ، وَيَقْطَعُ فِي اللهِ بِحَزْمٍ وَعَزْمٍ۔
اللہ تعالیٰ کی رضا کی خاطر فقہ اور علم سے محبت کرے، اور اللہ تعالیٰ کی خوشنودی کے لئے مستقل مزاجی اور پختہ ارادے کے ساتھ قطع تعلق کرے۔ (یعنی کسی سے بھی محبت یا بغض ہو، تو صرف اللہ تعالیٰ کے لیے ہو)

وَلَا يَخْرَقُ بِهِ فَرَحٌ، وَلَا يَطِيْشُ بِهِ (تَرَحٌ)۔ (2)
اور خوشی اُسے بے وقوف نہیں بناتی، اور نہ غم اُس کی عقل زائل کرتا ہے۔

خِلْطَتُهُ فُرْجَةٌ، وَرُؤْيَتُهُ حُجَّةٌ۔
اس کا ملنا کشادگی ہو، اور اس کا دیکھنا حجت ودلیل ہو۔

صَفَّاهُ الْعِلْمُ مِنْ كُلِّ خُلُقٍ نَكِدٍ، كَمَا تُصَفِّي (3) النَّارُ خَبَثَ الْحَدِيْدِ۔
علم اُسے ہر برے اخلاق سے پاکیزہ بنادے، جیسے آگ لوہے کے میل کو صاف کر دیتی ہے۔

لَا يُشِيْرُ بِمِنَّةٍ، وَلَا يَمُنُّ بِنِعْمَةٍ۔
احسان کرنے کے سبب اشارہ نہیں کرتا، اور نہ نعمت کے ساتھ احسان جتاتا ہے۔

---

(1) اصل میں ہے: الظن، اور تصحیح ابن عساکر سے ہوئی۔

(2) اصل میں ہے: فرح، مکرر۔ اور تصحیح ودرستی، سیاق کے مناسب ہے۔ اور معنی ہے کہ وہ بے وقوف کی طرح خوش نہیں ہوتا، اور اگر اُسے غم لاحق ہو تو اُس کی عقل نہیں چلی جاتی۔ پس وہ اپنے تمام احوال میں معتدل مزاج ہے۔

(3) اصل میں ہے: يُصَفِّي، اور درستی تاریخ دمشق سے ہوئی۔

مُذَكِّرٌ لِلْغَافِلِ. مُعَلِّمٌ لِلْجَاهِلِ.

غافل کو یاد دہانی کرانے والا ہو، جاہل کو سکھانے والا ہو۔

لَا يُتَوَقَّعُ لَهُ بَائِقَةٌ. وَلَا يُخَافُ لَهُ غَائِلَةٌ. (1)

اُس سے کسی شر اور فساد کی توقع نہیں کی جاتی، اور نہ اُس سے کسی مصیبت کا خوف ہوتا ہے۔

كُلُّ سَعْيٍ عِنْدَهُ أَصْلَحُ مِنْ سَعْيِهِ. وَكُلُّ نَفْسٍ عِنْدَهُ أَصْلَحُ مِنْ نَفْسِهِ.

اُس کے نزدیک ہر کوشش، اُس کی کوشش سے زیادہ درست ہو، اور اُس کے نزدیک ہر نفس اُس کے نفس سے زیادہ نیک ہو۔

عَالِمٌ بِعَيْبِهِ. مَشْغُولٌ بِغَمِّهِ (2). لَا يُفِيقُ لِغَيْرِ رَبِّهِ.

اپنے عیب کو جاننے والا ہو، اپنے غم کے ساتھ مشغول ہو، اپنے رب کے غیر سے صحت یاب نہ ہو۔

شَهِيدٌ (3). وَحِيدٌ.

گواہی میں امین ہو، اکیلا ہو۔

قَرِيبٌ. غَرِيبٌ.

(اللہ کے) قریب ہو، اجنبی ہو۔

مُحِبٌّ لِلّٰهِ. وَيُجَاهِدُ لِيَبْتَغِيَ رِضَاهُ.

اللہ تعالیٰ سے محبت کرے، اور اُس کی خوشنودی کی تلاش میں کوشش کرے۔

(1) یعنی: اُس سے کسی شر اور فساد کا خوف نہیں کیا جاتا، اور البائقۃ اور الغائلۃ: بمعنی سخت مصیبت۔

(2) اصل میں ہے: شَاغِلٌ عَنْ نَفْسِهِ. اور عبارت، تاریخ دمشق سے ثابت ہوئی۔

(3) تاریخ دمشق میں ہے: فَرِيدٌ، اور اس کا بھی احتمال ہے۔

وَلَا يَنْتَقِمُ لِنَفْسِهٖ.وَلَا يُوَالِيْ فِيْ سَخَطِ رَبِّهٖ.

اپنے نفس کے لیے انتقام نہ لے، اور نہ اپنے رب کی ناراضی میں دوستی کرے۔

مُخَالِطٌ لِاَهْلِ الذِّكْرِ. مُجَالِسٌ لِاَهْلِ الصِّدْقِ. مُؤْثِرٌ لِاَهْلِ الْحَقِّ.

اہل ذکر کے ساتھ میل جول رکھنے والا ہو، اہل صدق کے ساتھ اُٹھنے بیٹھنے والا ہو، اہل حق کی تعظیم کرنے والا ہو۔

عَوْنٌ لِلْغَرِيْبِ. اَبٌ لِلْيَتِيْمِ.

(اجنبی اور) غریب کی مدد کرنے والا ہو، یتیم کے لیے باپ کی طرح ہو۔

بَعْلٌ لِلْاَرْمَلَةِ. حَفِيٌّ (1) بِاَهْلِ الْمَسْكَنَةِ.

بیوہ کے لیے شوہر کی طرح ہو، مسکینوں کے ساتھ مہربان اور نرم ہو۔

مَرْجُوٌّ لِكُلِّ كُرْبَةٍ. مَاْمُوْلٌ لِكُلِّ شِدَّةٍ.

ہر تکلیف، ہر شدت اور سختی کے وقت (اُس کے آنے اور مدد کی) اُمید کی جاتی ہو۔

هَشَّاشٌ. بَشَّاشٌ.

ہشاش بشاش (خوش وخرم) رہنے والا ہو۔

لَا بِعَبَّاسٍ. وَلَا جَسَّاسٍ. (2)

بہت ترش رو (ہر وقت تیوڑی چڑھانے والا) نہ ہو، اور نہ کسی کو تیز نظروں سے گھورے، (یا کسی کی جاسوسی کرنے واللا نہ ہو)۔

مُحِبٌّ. صَادِقٌ.

محبت کرنے والا، سچا ہو۔

(1) اَلْحَفِيُّ: لطیف اور نرم۔

(2) یعنی: اپنی آنکھوں کے درمیان شکن نہ ڈالے، اور نہ تیز نظروں سے کسی کو گھورے۔

كَظَّامٌ. بَسَّامٌ. (1)

غصہ پی جانے والا ہو، بہت مسکرانے والا ہو۔

دَقِيْقُ النَّظَرِ. عَظِيْمُ الْخَطَرِ. (2)

گہری نظر والا ہو، عظیم رتبہ والا ہو۔

جَائِلٌ مُمَلْمَلٌ. سَاكِنٌ مُقَلْقَلٌ. (3)

گھومنے پھرنے والا، جلدی کرنے والا، (کبھی) سکون والا اور کبھی متحرک ہو۔

---

(1) کَظَّامٌ: یعنی اپنا غیض وغضب روکے۔

(2) الْخَطَرِ: قدر ومنزلت بلند کرنا، اور کہا جاتا ہے: اِنَّهٗ لَعَظِيْمُ الْخَطَرِ: وہ اپنے حسن افعال اور اپنے شرف میں عظیم المرتبہ ہے۔

(3) میں اس عبارت کے سامنے طویل عرصہ تک ٹھہرا رہا۔ خصوصاً معاجم (لغات اور ڈکشنریوں) کی طرف مراجعت کے بعد، بغیر اس کے کہ میں اُس مقصد کو حاصل کروں مؤلف نے جس کا بعینہٖ ارادہ کیا ہے۔ پھر میں نے اُن بعض فضلاء سے پوچھا اس سال گرمیوں کی مجالس نے ہمیں جن کے ساتھ اکٹھا کیا۔ پس اس رائے پر اتفاق ہوا کہ ان کلمات سے مؤلف کی مراد ہے: کہ مؤمن اپنی حرکت اور اپنے سکون کی حالت میں مضطرب، انجام سے بے چین اور خوف زدہ رہتا ہے لیکن اللہ تعالیٰ کے ساتھ مطمئن ہوتا ہے۔

جَائِلٌ کا معنی: یعنی وہ شہروں میں گھومتا ہے اور قرار نہیں پاتا۔ اور مَلْمَلَ الرَّجُلُ: یعنی اُس نے جلدی کی۔ اور مُقَلْقَلٌ کا معنی: متحرک۔

اور جن سے میں نے اس عبارت کے متعلق پوچھا، اُن میں لغوی ادیب. نحوی ادیب (ماہر) ڈاکٹر مازن المبارک ہیں۔ انہوں نے مجھے آنے والی تفصیل لکھی جس کی وجہ سے وہ شکر اور اجر کے مستحق تھا قَلْقَلَ اور مَلْمَلَ، دو فعل ہیں۔ ان دونوں کا عام معنی ایک ہی ہے اور وہ ہے حرکت، لیکن (قَلْقَلَ) مادی چیزوں کی حرکت کے لیے ہے جیسے پتھر، ستون، کیل اور جسم۔ پس ان میں سے ہر ایک کا مقلقل ہونا ممکن ہے، یعنی متحرک غیر ثابت۔

(باقی اگلے صفحہ پر)

مَعْرُوْفٌ فِيْ اَرْضِهٖ، غَرِيْبٌ فِيْ اَهْلِهٖ، مُبْغَضٌ فِيْ جَمْعِهٖ۔ (1)

اپنی سرزمین میں معروف ہو، اپنے اہل میں اجنبی ہو، لوگوں میں اُس سے بغض رکھا جاتا ہو۔

مُغِيْثٌ۔

مددگار ہو۔

رَحِمَهُ اللّٰهُ

گزشتہ صفحہ کا حاشیہ

لیکن (مَلْمَل) یہ معنوی چیزوں کی حرکت کے لیے ہے جیسے نفس اور روح، ان میں سے ہر ایک تنگ اور ملل ہوتی ہے۔

جو پیچھے گزرا، شاید اس سے مؤلف کی مراد واضح ہوتی ہو۔ واللہ اعلم

(1) مُبْغَضٌ فِيْ جَمْعِهٖ: یعنی لوگ اُس سے حسد کی وجہ سے بغض رکھیں کیونکہ وہ فوقیت رکھتا ہے یا انہیں نصیحت کرتا ہے۔ جیسا کہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا:

ــــوَلٰكِنْ لَّا تُحِبُّوْنَ النّٰصِحِيْنَ۔ (الاعراف 79:7)

مگر تم نصیحت کرنے والوں کو پسند نہیں کرتے۔

مؤمنہ کی صفات

نَاظِرَةٌ فِيْ عَيْبِهَا، مُفَكِّرَةٌ فِيْ ذَنْبِهَا، مُقْبِلَةٌ عَلٰى رَبِّهَا۔

اپنے عیب دیکھنے والی ہو، اپنے انجام کے بارے میں غور کرنے والی ہو، اپنے رب عزوجل کی طرف آنے والی ہو۔

خَفِيٌّ صَوْتُهَا، كَثِيْرٌ صَمْتُهَا۔

اُس کی آواز پوشیدہ ہو، اُس کی خاموشی زیادہ ہو۔

لَيِّنَةُ الْجَنَاحِ، عَفِيْفَةُ اللِّسَانِ۔

نرم برتاؤ کرنے والی ہو، زبان کی پاکیزہ ہو۔

ظَاهِرَةُ الْحَيَاءِ، وَرِعَةٌ عَنِ الْخَنَاءِ۔ (1)

شرم وحیاء کی پیکر ہو، فحش کلامی سے بچتی ہو۔

وَاسِعَةُ الصَّدْرِ، عَظِيْمَةُ الصَّبْرِ۔

کشادہ دل کی مالک ہو، عظیم صبر والی ہو۔

قَلِيْلَةُ الْمَكْرِ (2)، كَثِيْرَةُ الشُّكْرِ۔

مکار (دھوکے باز) نہ ہو، بہت شکر گزار ہو۔

(1) اَلْخَنَاء: کلام میں فحش گوئی۔

(2) اَلْمَكْر: دھوکا۔ قَلِيْلَةُ الْمَكْرِ: یعنی بالکل دھوکے باز نہ ہو۔ المعجم الوسیط (ص786) میں ہے: کبھی قلیل کو عدم سے تعبیر کیا جاتا ہے، پس کہا جاتا ہے: رَجُلٌ قَلِيْلُ الْخَيْرِ: وہ بھلائی کے کام نہیں کرتا۔

نَقِيَّةُ الْجَيْبِ (1) ،طَاهِرَةٌ مِّنَ الْعَيْبِ

پاکیزہ گریبان والی ہو، (یعنی اپنے دل میں کسی کے خلاف بغض اور کینہ نہ رکھے)، عیب سے صاف ہو۔

عَفِيفَةٌ، كَرِيمَةٌ

حیاء والی ہو، کرم اور شرافت والی ہو۔

رَضِيَّةٌ، زَكِيَّةٌ

پسندیدہ، پاکیزہ (اخلاق وصفات والی) ہو۔

رَزِينَةٌ، نَجِيبَةٌ۔ (2)

پختہ رائے والی ہو، شریف ہو۔

سَهْلَةُ الْخُلُقِ، رَقِيقَةٌ، رَفِيقَةٌ۔

نرم خو اور نرم طبیعت والی ہو، مہربان ہو۔

بَرِيئَةٌ مِّنَ الْكَذِبِ، نَقِيَّةٌ مِّنَ الْعُجْبِ۔ (3)

جھوٹ سے بری ہو، فخر وتکبر سے صاف ہو۔

تَارِكَةٌ لِلْقَذَى (4)، زَاهِدَةٌ فِي الدُّنْيَا۔

ناپسندیدہ بات کو چھوڑنے والی ہو، دنیا میں زُہد اختیار کرنے والی ہو۔

---

(1) جَيْبُ الْقَمِيصِ: قمیص کا وہ حصہ، پہنتے وقت جہاں سے سر داخل کیا جاتا ہے۔ اور شاید مقصود یہ ہے: کہ وہ اپنے سینے میں کسی کے لئے کینہ نہ رکھے۔

(2) رَزِينَةٌ: یعنی وقار اور عفت والی۔ اَلنَّجَابَةُ: شرافت اور مثل (ہم پلہ) پر فضیلت کا ظہور، نَجِيبَةٌ: بمعنی كريمة الاصل ظاهرة الفضل۔

(3) بَرِيئَةٌ: بمعنی بَرِيئَة، اور اَلْعُجْب: تکبر۔ (4) ہر مکروہ چیز کو چھوڑنے والی ہو۔

سَاكِنَةٌ، حَازِمَةٌ۔

باوقار ہو، پختہ ارادے والی، مستقل مزاج ہو۔

سَتِّيْرَةٌ، خَفِرَةٌ۔ (1)

پاکدامن ہو، بہت شرم والی ہو۔

لَا مُتَفَاكِهَةٌ، وَلَا مُتَهَتِّكَةٌ۔ (2)

مذاق کرنے والی نہ ہو، اور نہ کھیل کود میں وقت ضائع کرنے والی ہو۔

قَلِيْلَةُ الْحِيَلِ، وَثِيْقَةُ الْعَمَلِ۔ (3)

دھوکے باز نہ ہو، اور مضبوط عمل والی ہو۔

رَحِيْمَةُ الْقَلْبِ، خَلِيْصَةُ الْوُدِّ۔

رحم دل ہو، خالص محبت والی ہو۔

اِنْ زُجِرَتِ انْزَجَرَتْ، وَاِنْ اُمِرَتِ ائْتَمَرَتْ۔

اگر اُسے ڈانٹا جائے تو رُک جائے، اور اگر حکم دیا جائے تو حکم بجالائے۔

تَشْنَأُ الصَّلَفَ، (4) وَتَبْغُضُ السَّرَفَ۔

دعوی کرنے کو برا جانے اور فضول خرچی سے نفرت کرے۔

وَتَكْرَهُ الْمَكْرُوْهَ، وَتَمْقُتُ الْفَخْرَ۔

مکروہ کو ناپسند کرے اور فخر کرنے سے نفرت کرے۔

---

(1) یعنی پردہ پوشی کو پسند کرے، پاکدامن ہو، اور خَفِرَةٌ: یعنی شدید حیاء والی ہو۔

(2) یعنی: اپنا وقت لہو ولعب میں نہ گزارے۔

(3) قَلِيْلَةُ الْحِيَلِ: یعنی اُس سے دھوکا نہ صادر ہو۔ وَثِيْقَةٌ: یعنی پکے عمل والی ہو۔

(4) یعنی: دعوی کرنے اور تکبر کرنے کو ناپسند کرے۔

وَتَتَفَقَّدُ نَفْسَهَا بِطِيْبِ النِّسَاءِ: اَلْكُحْلِ وَالْمَاءِ.

عورتوں کی (پسند کی) دو بہترین چیزوں، سرمہ اور پانی کے ساتھ اپنے نفس کو تلاش کرتی ہے۔

قَنُوْعٌ بِالْكَفَافِ (1)، وَاسْتِتَارٌ بِالْعَفَافِ.

گزارے کے لائق روزی پر راضی رہے، پاک دامنی کے ساتھ پردہ نشین ہو۔

لَهَا رَحْمَةٌ بِالْاَهْلِ، وَرِفْقٌ بِالْبَعْلِ.

اہل کے ساتھ رحم کرنے والی ہو، اور شوہر کے ساتھ نرمی سے پیش آئے۔

تَضَعُ لَهُ خَدَّهَا (2)، وَتَخْلُصُ (3) لَهُ وُدَّهَا.

شوہر کے لیے اپنا رخسار رکھ دے (یعنی اُس کی اطاعت کرے)، اور اُس کے لیے اپنی محبت خالص کرے۔

وَتُمَلِّكُهُ نَفْسَهَا، وَلَا تَمْلَأُ مِنْهُ طَرْفَهَا. (4)

اُسے اپنے نفس کا مالک بنا دے، اور اُس کے علاوہ کسی اور کی طرف اپنی نظر نہ اٹھائے۔

---

(1) الکفاف من الرزق: جو حاجت کی مقدار ہو بغیر زیادتی یا کمی کے۔ اور اسی سے ایک حدیث ہے:

اَللّٰهُمَّ اجْعَلْ رِزْقَ آلِ مُحَمَّدٍ كَفَافًا۔ اسے مسلم نے روایت کیا، (ح:1055)

اے اللہ! محمد کی آل کو اتنی ہی روزی دے جو بقدر ضرورت ہو۔

(2) یعنی: اُس کے لیے تواضع کرے۔

(3) خَلَصَ الشَّيْءُ: چیز خالص ہو گئی، اور اس کا باب دَخَلَ يَدْخُلُ ہے۔

(4) پس وہ شدت حیاء کی وجہ سے کسی اور طرف نظر نہیں اُٹھاتی۔

وَتَتْرُكُ لِأَمْرِهٖ أَمْرَهَا. وَتُخْرِجُ لِآرَائِهٖ رَأْيَهَا.

اور اُس کے (شوہر کے) کام کے لیے اپنا کام چھوڑ دے، اور اُس کی آراء کے لیے اپنی رائے ترک کر دے۔

وَتُوَكِّلُهُ عَلٰى نَفْسِهَا. وَتَأْمَنُهُ عَلٰى سِرِّهَا.

اور اُسے اپنے نفس پر وکیل بنائے، اور اپنے راز پر اُس سے مطمئن رہے۔

وَتُصْفِيهِ غَايَةَ الْحُبِّ. وَتُؤَثِّرُهُ عَلَى الْأُمِّ وَالْأَبِ.

اُس سے انتہائی خالص محبت کرے، اور اُسے ماں باپ پر ترجیح دے۔

لَا تَلْفِظُ بِعَيْبِهٖ. وَلَا تُخْبِرُ بِسِرِّهٖ.

اُس کے عیب کا ذکر نہ کرے، اور نہ اُس کے راز کی (کسی کو) خبر دے۔

تُحَسِّنُ أَمْرَهُ. وَتَتَبَّعُ سُرُوْرَهُ. (1)

اُس کے معاملے کو خوبصورت بنائے، اور اُس کی خوشی کو بار بار طلب کرے۔

وَلَا تَجْفُوْهُ فِيْ عُسْرِهٖ. وَلَا تَقْلَاهُ فِيْ فَقْرِهٖ. (2)

اُس کی (شوہر کی) تنگ دستی میں اُس سے بدسلوکی نہ کرے اور نہ اُس کے فقر و غربت میں اُس سے بغض رکھے۔

---

(1) اَلتَّتَبُّعُ: ایک امر کو مہلت کے ساتھ تھوڑا تھوڑا طلب کرنا۔ یعنی اُس کی خوشی و سرور بار بار مانگے۔

(2) اس معنی میں حضرت سمرہ بن جندب رضی اللہ عنہ سے ایک حدیث وارد ہوئی ہے آپ نے بیان کیا کہ میں نے حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ سے سنا، آپ فرماتے تھے: عورتوں تین قسم کی ہوتی ہیں:

(1) ایک وہ عورت: جو عقل مند، مسلمان، پاکدامن، باوقار، نرم مزاج، محبت کرنے والی، زیادہ بچے جننے والی ہو، زمانے کے خلاف اپنے اہل کی مدد کرے، اور اپنے اہل کے خلاف زمانے کی مدد نہ کرے۔ اور تم اس طرح کی عورت کم ہی پاؤ گے۔

(باقی اگلے صفحہ پر)

بَلْ تَزِيْدُ فِي الْفَقْرِ وُدًّا. وَعَلَى الْاِفْتِقَارِ حُبًّا.

بلکہ فقر و غربت میں دوستی اور محتاج ہونے پر محبت زیادہ کرتی ہے۔

تَلْقٰى غَضَبَهٗ بِحِلْمٍ وَصَبْرٍ، وَتَلْقٰى مُعَاشَرَتَهٗ بِوُدٍّ وَشُكْرٍ.

بردباری اور صبر کے ساتھ اُس کا سامنا کرے، اور محبت اور شکر کے ساتھ اُس کی معاشرت (میل جول) کو دیکھے۔

اِنْ اَسَاءَ اِلَيْهَا غَفَرَتْ، وَاِنْ آثَرَ عَلَيْهَا صَبَرَتْ.

اگر شوہر اس کے ساتھ برائی کرے تو یہ معاف کر دے، اور اگر وہ کسی کو اس پر برتری اور فضیلت دے تو یہ صبر کرے۔

تَتَرَضَّاهُ فِيْ غَضَبِهٖ، وَتَتَوَقَّاهُ فِيْ سَخَطِهٖ.

اُس کے غضب میں یہ اُس کی خوشنودی چاہے، اور اُس کی ناراضی اور غصے میں یہ اُس سے بچے۔

گزشتہ صفحہ کا حاشیہ

(2) دوسری وہ عورت جو: بچے کے لیے محافظ ہو، اس سے زیادہ (کسی خوبی کی مالک) نہ ہو۔

(3) تیسری وہ عورت جو: غُلٌّ قَمِلٌ ہو، اللہ جس کے لیے چاہے اُس کے گلے کا طوق بنا دیتا ہے، پھر جب چاہے تو اُس مرد کا پیچھا چھڑا دیتا ہے۔(بهجة المجالس 31/3)

غُلٌّ قَمِلٌ: بُرے اخلاق والی عورت کے لیے مثال دی جاتی ہے، اور اس کی اصل یہ ہے کہ عرب لوگ قیدی کو چمڑے کا طوق ڈالتے تھے، اُس پر بال ہوتے تھے۔ جب وہ پٹہ اُس کی گردن میں لمبا عرصہ رہتا تو اُس کی گردن میں جوئیں پڑ جاتیں، اس طرح اُس قیدی پر دو مشقتیں جمع ہو جاتیں۔ پٹہ اور جوئیں۔ اور بُرے اخلاق والی عورت اور مہر کی زیادتی کے لیے ضرب المثل بن گئی کہ اُس کا شوہر اُس سے چھٹکارا نہیں پاتا۔

دیکھیں: مجمع الامثال 6/2، لسان العرب 504/11

وَتَسْتَوْحِشُ لِغَيْبَتِهٖ. وَتَسْتَأْنِسُ لِرُؤْيَتِهٖ.

اور شوہر کی عدم موجودگی میں وحشت محسوس کرے (اور کسی غیر مرد سے مانوس نہ ہو) اور اُسے دیکھ کر اُنس محسوس کرے۔

قَدْ فَهِمَتْ عَنِ اللّٰهِ ذِكْرَهٗ وَعِلْمَهٗ. فَقَامَتْ فِيْهِ بِحَقِّ فَضْلِهٖ. (1)

اللہ سے اُس کے ذکر اور علم کو سمجھے، پس اپنے شوہر کے معاملے میں اُس کی فضیلت کا حق ادا کرتی رہے۔

فَعَظُمَ بِذٰلِكَ فَاقَتُهَا اِلَيْهِ. وَلَمْ تَجْعَلْ (2) لَهَا مُعَوَّلًا اِلَّا عَلَيْهِ.

پس اُس کے ساتھ اس عورت کی حاجت شوہر کی طرف عظیم ہو جائے گی، اور اعتماد اور بھروسہ صرف اُسی پر کرے گی۔

فَهُوَ لَهَا سَمْعٌ وَلُبٌّ. وَهِيَ لَهٗ بَصَرٌ وَقَلْبٌ.

پس شوہر اُس کے لیے کان اور عقل ہے، اور عورت اُس کے لیے آنکھ اور دل ہے۔

اللہ تعالیٰ مؤمنہ عورت پر رحم فرمائے۔

تَمَّتْ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ وَحْدَهٗ وَصَلَوَاتُهٗ عَلٰى خَيْرِ خَلْقِهٖ مُحَمَّدٍ وَّآلِهٖ

كَتَبَ عبدُ الرحمن بن يونس

التونسي مُصَلِّيًا وَمُسَلِّمًا.

---

(1) یعنی: جس چیز کی اللہ تعالیٰ نے عورت کو شوہر کے حق میں وصیت فرمائی ہے۔

(2) اصل میں ہے: یجعل، اور جو ثابت کیا گیا ہے وہ سیاق کے زیادہ مناسب ہے۔

المصادر والمراجع

(1) بهجة المجالس، لابن عبدالبر القرطبی، دار الکتب العلمیة-بیروت

(2) تاج العروس من جواهر القاموس، للمرتضی الزبیدی، المطبعة الخیریة-مصر

(3) تاریخ بغداد، للخطیب البغدادی، دار الکتاب العربی-بیروت

(4) تاریخ دمشق، للحافظ ابن عساکر، دار الفکر-بیروت

(5) تذکرة الحفاظ، للحافظ الذهبی، طبعة محمد امین دمج

(6) ترتیب کتاب العین، للخلیل بن احمد الفراهیدی،

تحقیق د۔ مهدی المخزومی و ابراهیم السامرائی

(7) حلیة الاولیاء، لابی نُعیم الاصبهانی، دار الکتاب العربی-بیروت

(8) الدرر الکامنة فی اعیان المائة الثامنة، للحافظ ابن حجر العسقلانی،

دار الجیل-بیروت

(9) سیر اعلام النبلاء، للحافظ الذهبی، مؤسسة الرسالة-بیروت

(10) شذرات الذهب فی اخبار من ذهب، لابن العماد الحنبلی،

دار الآفاق الجدیدة-بیروت

(11) صحیح مسلم، تحقیق محمد فؤاد عبدالباقی،

دار احیاء التراث العربی-بیروت

(12)الضوء اللامع لاهل القرن التاسع،للحافظ السخاوی،
دار مکتبة الحیاة-بیروت
(13)العبر فی خبر من غبر،للحافظ الذهبی،دار الکتب العلمیة-بیروت
(14)القاموس المحیط،للفیروز آبادی،مؤسسة الرسالة-بیروت
(15)مجمع الامثال،للمیدانی،المطبعة البهیة ۔القاهرة،1342ھجری
(16)مختار الصحاح،للرازی،دار الیمامة-دمشق
(17)المعجم الوسیط،مجمع اللغة العربیة-القاهرة
(18)لسان العرب،لابن منظور،دار صادر-بیروت
(19)وفیات الاعیان،لابن خلکان،دار صادر-بیروت

مناقب معروف کرخی
فضائل
اہل بیت
شرح عقائد نسفی
تعظیم قرآن کریم
اور
اس کے تقاضے